قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر۔ ابو سعید

Online Edition

جمعرات 26 اگست 2021ء | 17 محرم 1443 ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:202

ارشادِ باری تعالیٰ

اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ﴿۳۱﴾

(بنی اسرائیل:31)

ترجمہ: تیرا ربّ یقیناً جس کے لئے چاہتا ہے رزق کو وسعت بھی دیتا ہے اور تنگ بھی کرتا ہے۔ یقیناً وہ اپنے بندوں سے بہت باخبر ہے (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

فرمانِ خلیفہ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

لیکن افسوس ہے کہ آج مسلمان بہت سے احکامات کی طرح اس حکم کو بھی بھلا بیٹھے ہیں اور یہی سمجھتے ہیں کہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں یا کر رہے ہیں اس سے اللہ تعالیٰ باخبر نہیں۔ ایسے لوگوں کے نزدیک صرف ان کی مرضی کی تفسیر اور ان کی مرضی کے احکامات ہی احکامات کا درجہ رکھتے ہیں۔ حضور رحمہ اللہ کی وفات پر پاکستان میں بعض اخبارات نے جس گندہ دہنی اور ضلالت کی مثال قائم کی ہے اس پر سوائے اِنَّا لِلّٰہ پڑھنے کے اور کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ بہرحال پیشگوئیوں کے مطابق یہ ہونا تھا اور ہمارے ایمانوں کو مزید تقویت ملتی ہے کہ خبیر خدا نے ان حالات کے بارے میں پہلے ہی آنحضرت ﷺ کو اس کی خبر دے دی تھی۔ اور آج ہم اپنی آنکھوں کے سامنے انہیں پورا ہوتے دیکھتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے اس زمانہ میں مسلمانوں کے تغیر کے بارہ میں جو پیش خبریاں فرمائی تھیں اس میں سے ایک کا مختصر ذکر حضرت مصلح موعودؓ کے الفاظ میں یہاں بیان کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک تغیر مسلمانوں میں آپ ﷺ نے یہ بیان فرمایا کہ لوگ زکوٰۃ کو تاوان سمجھیں گے۔ یہ بھی حضرت علیؓ سے البزار نے نقل کیا ہے۔ چنانچہ اس وقت جب کہ مسلمانوں پر چاروں طرف سے آفات نازل ہو رہی ہیں اور زکوٰۃ کے علاوہ بھی جس قدر صدقات و خیرات وہ دیں کم ہیں۔ اکثر مسلمان زکوٰۃ کی ادائیگی سے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض ہے جی چراتے ہیں اور جہاں اسلامی احکام کے ماتحت زکوٰۃ لی جاتی ہے وہاں تو بادل ناخواستہ کچھ ادا بھی کر دیتے ہیں مگر جہاں یہ انتظام نہیں وہاں سوائے شاذ و نادر کے بہت لوگ زکوٰۃ نہیں دیتے اور جو اقوام زکوٰۃ دیتی بھی ہیں وہ اسے نمود کا ذریعہ بنا لیتی ہیں اور اس رنگ میں دیتی ہیں کہ دوسرا اسے زکوٰۃ نہیں خیال کرتا بلکہ قومی کاموں کے لئے چندہ سمجھتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 9/ مئی 2003ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- تاج محل (منظوم)
- کشتی نوح کی نصائح کو روزانہ ایک بار پڑھ لیا کرو
- سورۃ الانعام اور سورۃ الاعراف کا تعارف
- تعارف صحابہ کرامؓ

فرمانِ رسول ﷺ

خدا نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمرؓ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان کسی جگہ تھے۔ آپ نے ہمیں اہل بدر کے بارہ میں بتانا شروع کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ بدر سے ایک روز قبل ان کفار مکہ کی قتل گاہیں بتائیں اور فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ کل فلاں فلاں کی قتل گاہ ہوگی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے وہ بعینہٖ وہیں پر گرے۔ بعد میں انہیں ایک گڑھے میں ڈال دیا گیا۔ پھر رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور دو دفعہ نام لے کر آواز دی کہ اے فلاں بن فلاں! کیا تم نے وہ وعدہ سچ نہیں پایا جو تمہارے ربّ نے تم سے کیا تھا؟ مَیں نے تو اس وعدہ کو سچ ہی پایا ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کیا ہے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے عرض کی: کیا آپ ﷺ مُردوں سے باتیں کرتے ہیں جن میں کوئی روح نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم میری باتوں کو ان سے زیادہ نہیں سنتے۔

(سنن نسائی کتاب الجنائز باب ارواح المؤمنین)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

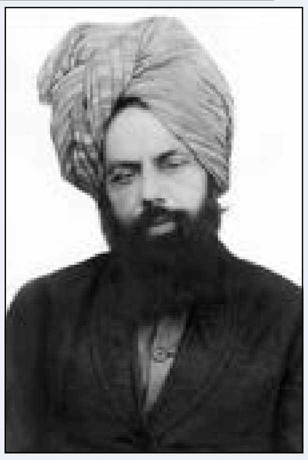

کیا اللہ اپنے بندہ کے لیے کافی نہیں

’’جب مجھے یہ خبر دی گئی کہ میرے والد صاحب آفتاب غروب ہونے کے بعد فوت ہو جائیں گے تو بموجب مقتضائے بشریت کہ مجھے اس خبر کے سننے سے درد پہنچا اور چونکہ ہماری معاش کے اکثر وجوہ انہیں کی زندگی سے وابستہ تھے ...... اس لئے یہ خیال گزرا کہ ان کی وفات کے بعد کیا ہوگا۔ اور دل میں خوف پیدا ہوا کہ شاید تنگی اور تکلیف کے دن ہم پر آئیں گے اور یہ سارا خیال بجلی کی چمک کی طرح ایک سیکنڈ سے بھی کم عرصہ میں دل میں گزر گیا تب اسی وقت غنودگی ہو کر یہ دوسرا الہام ہوا اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ یعنی کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ اس الہام الٰہی کے ساتھ دل ایسا قوی ہوگیا کہ جیسے ایک سخت دردناک زخم کسی مرہم سے ایک دم میں اچھا ہو جاتا ہے ...... مَیں نے اسی وقت سمجھ لیا کہ خدا مجھے ضائع نہیں کرے گا۔ تب مَیں نے ایک ہندو کھتری ملاوامل نام کو جو ساکن قادیان ہے اور ابھی تک زندہ ہے وہ الہام لکھ کر دیا اور سارا قصہ اس کو سنایا اور اس کو امرتسر بھیجا کہ تا حکیم مولوی محمد شریف کلانوری کی معرفت اس کو کسی نگینہ میں کھدوا کر اور مُہر بنوا کر لے آوے اور مَیں نے اس ہندو کو اس کام کے لئے اس غرض سے اختیار کیا کہ تا وہ اس عظیم الشان پیشگوئی کا گواہ ہو جائے اور تا مولوی محمد شریف بھی گواہ ہو جاوے۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف کے ذریعہ سے وہ انگشتری بصرف مبلغ پانچ روپیہ طیار ہو کر میرے پاس پہنچ گئی جو اب تک میرے پاس موجود ہے .... یہ اُس زمانہ میں الہام ہوا تھا جبکہ ہماری معاش اور آرام کا تمام مدار ہمارے والد صاحب کی محض ایک مختصر آمدنی پر منحصر تھا۔ اور بیرونی لوگوں میں سے ایک شخص بھی مجھے نہیں جانتا تھا۔ اور مَیں ایک گمنام انسان تھا جو قادیان جیسے ویران گاؤں میں زاویہ گمنامی میں پڑا ہوا تھا اور پھر بعد اس کے خدا نے اپنی پیشگوئی کے موافق ایک دنیا کو میری طرف رجوع دے دیا اور ایسی متواتر فتوحات سے مالی مدد کی کہ جس کا شکریہ بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 219 تا 221)

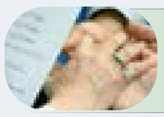

دربارِ خلافت

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ زیادہ سے زیادہ چالیس روز تک یہ دعا کریں تو اللہ حق ظاہر کر دے گا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

...اس پر مولوی صاحب نے ایک طالب علم کو تھپڑ مارا۔ (جواب تو آیا نہیں، غصے میں تھپڑ مار دیا۔) اور اُس نے مولوی صاحب کو مارا۔ (اُس نے بھی جواب میں آگے سے مار دیا۔ ہمارے مفتی محمد صادق صاحب تھے، انہوں نے ان دونوں غیر احمدیوں کی لڑائی چھڑائی۔) اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تقریر شروع ہوگئی اور حضرت صاحب کی تقریر میں لوگوں نے کچھ شور کیا۔ جماعت کے لوگوں نے حضرت صاحب کے گرد گھیرا ڈال دیا۔ اُس میں کچھ تھوڑی سی جگہ کھلی رہ گئی تھی۔ (کہتے ہیں) مَیں وہاں (جاکے) کھڑا ہوگیا۔ (ابھی یہ احمدی نہیں ہوئے تھے۔ تو) اکبر خان ایک احمدی چپڑاسی تھے، انہوں نے مجھے مخالف سمجھ کر دھکا دے کر وہاں سے ہٹا دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر مَیں وہاں کھڑا ہوگیا۔ (دل میں تھوڑی سی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ایک محبت پیدا ہو چکی تھی اس لئے وہ خالی جگہ دیکھ کر وہاں کھڑے ہو گئے کہ کوئی نقصان نہ پہنچائے۔ کہتے ہیں اُس نے پھر مجھے دھکا دیا۔ جب وہ دوبارہ) دھکا دینے کے لئے آگے بڑھے تو حضرت مولوی نورالدین صاحب حضرت خلیفہ اول نے اُن کو روکا کہ کیوں دھکا دیتے ہو؟ اکبر خان نے کہا کہ حضور! یہ مخالف ہے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ تم نے اُس کا دل چیر کر دیکھ لیا ہے؟ جو آتا ہے اُس کو آنے دو۔ اس کے بعد مولوی چمریاں والا کھڑا ہوگیا (وہ بھی کوئی نام تھا، مولوی چمریاں والا) اُس نے حضرت صاحب کے متعلق بعض بیہودہ الفاظ کہے۔ اس پر مَیں نے کہا کہ او چمریاں والے! زیادہ بکواس کی تو تیری زبان پکڑ کر کھینچ لوں گا۔ اس پر حافظ عبدالمجید نے اُس کو منع کیا کہ اس وقت اپنی فوج کی سپاہ بگڑ رہی ہے۔ (اس وقت خاموش رہو اور اخلاق کے دائرے سے باہر نہ نکلو کیونکہ اپنے ہی جو لوگ ہیں وہ بگڑ رہے ہیں ہمیں اپنوں سے ہی مار پڑ جانی ہے۔ اس لئے خاموش کھڑے رہو۔) لہٰذا تم خاموش رہو۔ کہتے ہیں حضرت صاحب نے تقریر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مسیح موعود بنا کر بھیجا ہے اور فرمایا کہ جو لوگ اپنی کم علمی کی وجہ سے میرے متعلق فیصلہ نہیں کر سکتے وہ اس دعا کو کثرت سے پڑھیں جو اللہ تعالیٰ نے اُن کی پنجوقتہ نمازوں میں بتلائی ہے کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (الفاتحہ: 6تا7) چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے ہر وقت کثرت سے پڑھیں۔ زیادہ سے زیادہ چالیس روز تک (اگر نیک نیتی سے پڑھیں گے تو) اللہ تعالیٰ اُن پر حق ظاہر کر دے گا۔ (کہتے ہیں) میں نے تو اُسی وقت سے شروع کر دیا۔ مجھ پر تو ہفتہ گزرنے سے پہلے ہی حق کھل گیا۔ مَیں نے دیکھا کہ 'حامد' کے محلہ کی مسجد میں ہوں۔ (حامد محلے کا نام ہے اس کی مسجد میں ہوں۔) وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ہیں۔ (انہوں نے خواب میں دیکھا۔) مَیں حضرت صاحب کی طرف مصافحہ کرنے کے لئے بڑھنا چاہتا تھا کہ ایک نابینا مولوی نے مجھ کو روکا۔ دوسری طرف سے مَیں نے بڑھنا چاہا تو اُس نے اُدھر سے بھی روک لیا۔ پھر تیسری مرتبہ مَیں نے آگے بڑھ کر مصافحہ کرنا چاہا تو اُس نے مجھ کو پھر روکا۔ تب مجھے غصہ آ گیا اور مَیں نے اُسے مارنے کے لئے ہاتھ اُٹھایا۔ (خواب بتا رہے ہیں کہ) حضرت صاحب نے (خواب میں اُنہیں) فرمایا کہ نہیں، غصہ نہ کرو۔ مارو نہیں۔ مَیں نے عرض کیا کہ حضور! میں تو حضور سے مصافحہ کرنا چاہتا ہوں اور یہ مجھ کو روکتا ہے۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ مَیں نے صبح میر قاسم علی صاحب اور مولوی محبوب احمد اور مستری قادر بخش کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا۔ میر صاحب نے کہا اسے لکھ دو۔ مَیں نے لکھ دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس کے نیچے لکھ دو کہ میں اپنے اس خواب کو حضور کی خدمت میں ذریعہ بیعت قرار دیتا ہوں۔ مَیں نے لکھ دیا۔ مولوی محبوب احمد صاحب جو غیر احمدی تھے انہوں نے کہا کہ تم کو اپنے والد کا مزاج بھی معلوم ہے! وہ ایک گھڑی بھر بھی تم کو اپنے گھر نہیں رہنے دیں گے۔ مَیں نے کہا مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ خیر حضرت صاحب نے بیعت منظور کر لی اور مجھے لکھا کہ تمہاری بیعت قبول کی جاتی ہے۔ اگر تم پر کوئی گالیوں کا پہاڑ کیوں نہ توڑ دے، نگاہ اُٹھا کر مت دیکھنا۔ (چاہے جتنی مرضی گالیاں پڑیں، تو نے کوئی جواب نہیں دینا۔) اب پھر (کہتے ہیں) مَیں اصل واقعہ کی طرف آتا ہوں۔ حضرت صاحب کی تقریر کے بعد حضرت مولانا نورالدین صاحب (حضرت خلیفہ اوّل) نے تقریر کی۔ آپ کی تقریر کے بعد میں نے آپ سے مصافحہ کیا۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ میاں تم نے دینیات میں کچھ پڑھا ہے؟ مَیں نے کہا حضور مشکوٰۃ اور جلالین پڑھی ہے۔ آپ نے پوچھا کہ فقہ میں کہاں تک پڑھا ہے؟ مَیں نے عرض کیا کہ قدوری اور (ایک اور نام صحیح طرح پڑھا نہیں جا رہا وہ پڑھی ہے۔ کیونکہ یہ روایات ساری ہاتھ سے لکھی ہوئی ہیں، اس لئے بعض لکھائی پڑھی نہیں جاتی تو) آپ نے دریافت کیا (کہ) منطق میں کہاں تک پڑھا ہے۔ مَیں نے کہا چھوٹے چھوٹے رسالے پڑھے ہیں۔ پھر مَیں نے حضرت صاحب سے مصافحہ کیا اور جب واپس لوٹا تو مولوی عبدالحکیم صاحب نے کہا کہ تم اپنے ہاتھ راپی سے چھلواؤ، (چھوٹا رمبہ ہوتا ہے جس سے جوتے بنانے والے یا چمڑے کا کام کرنے والے چمڑے کو چھیلتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ تم نے کیونکہ حضرت مرزا صاحب سے مصافحہ کرلیا ہے۔ اس لئے اپنے ہاتھوں کی جو کھال ہے اس کو ادھڑواؤ۔ تب صاف ہو سکتے ہیں اس کے بغیر صاف نہیں ہو سکتے۔) کیونکہ ان ہاتھوں سے تم نے مرزا صاحب سے مصافحہ کیا ہے۔'' (رجسٹر روایات صحابہ۔ غیر مطبوعہ۔ جلد نمبر 12 صفحہ 13 تا 19) (نعوذ باللہ)۔ بہر حال یہ تو بیعت کر کے آ گئے۔

(خطبہ جمعہ 2/ مارچ 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

تاج محل

''اک شہنشاہ نے دولت کا سہارا لے کر
ہم غریبوں کی محبت کا اڑایا ہے مذاق''

ساحر لدھیانوی

☆☆☆☆

اک شہنشاہ نے دولت کا سہارا لے کر
کون کہتا ہے غریبوں کا اڑایا ہے مذاق
وہ کسی اور کی تضحیک کرے گا کیسے
جو کہ بے چارا ہو خود کشتیِ پیکانِ فراق
جس کے ارمان لٹے ، جس کی امیدیں ٹوٹیں
جس کے گلشن کا حسیں پھول اجل نے توڑا
موت کے سامنے جو بےبس و لاچار ہوا
جس کے ساتھی نے بھری دنیا میں تنہا چھوڑا
جس کا ہمدرد نہ مونس نہ کوئی ہمدم تھا
ایسے بے مایہ تہی دست سے جلتے کیوں ہو
اُس کی ہستی تو کسی رشک کے قابل ہی نہ تھی
یونہی ان کانٹوں بھری راہوں پہ چلتے کیوں ہو
عمر بھر اُس کو تو تسکین کی دولت نہ ملی
یوں تو کہنے کو اسے کہتے ہیں سب شاہِ جہاں
اُس کے اندر بھی کبھی جھانک کے دیکھا تم نے
اُس کی دنیا تھی کہ رِستے ہوئے زخموں کا جہاں
جب زمانے میں نہ اُس کو کوئی غمخوار ملا
اُس نے مرمر کو ہی ہمراز بنانا چاہا
اہلِ دنیا سے نہ جب اُس نے محبت پائی
اُس نے پھر گمشدہ چاہت کو ہی پانا چاہا
تھا یہ تنہائی کا احساس ہی اُس کے جس نے
سنگِ مرمر کا حسیں ڈھیر لگا ڈالا تھا
ناگ تنہائی کے ڈستے رہے اُس کو آ کر
وہ کہ جو پیار کا شیدائی تھا دِل والا تھا
اصل شے جذبہ ہے ، گو وہ کسی سانچے میں ڈھلے
تاج کیا ہے؟ یہ فقط پیار کا اظہار تو ہے
سنگِ مرمر کی زباں میں یہ کہا تھا اُس نے
تو نہیں آج مگر زندہ تیرا پیار تو ہے
تاج اِک جذبہ ہے پھر جذبے سے نفرت کیسی
یاں تو ہر دل میں کئی تاج محل ہیں موجود
تاج اِک سوئے ہوئے پیار کا ہی نام نہیں
یہ وہ دنیا ہے نہیں جس کی فضائیں محدود
تاج اِک ماں کی محبت ہے بہن کا دل بھی
باپ کا بیٹے کا، بھائی کا حسیں پیار بھی ہے
تاج اک دوست کا بے لوث پیامِ اخلاص
تاج عاشق بھی ہے، معشوق بھی دلدار بھی ہے
اس سے بڑھ کر بھی حسیں ہوتے ہیں شہکار یہاں
تاج کو دیکھ کے تو اے دِل مضطر نہ مچل
ماں کے دل سے تو ہمیشہ یہ صدا آتی ہے
میرے بچے پہ ہوں قربان کئی تاج محل

کلام صاحبزادی امۃالقدوس بیگم

(ہے دراز دستِ دعا مرا صفحہ 331تا333)

اداریہ

کشتی نوح کی نصائح کو روزانہ ایک بار پڑھ لیا کرو

(قسط سوم و آخر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اے امیرو اور بادشاہو! اور دولتمندو!! آپ لوگوں میں ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں جو خدا سے ڈرتے اور اس کی تمام راہوں میں راستباز ہیں۔ اکثر ایسے ہیں کہ دنیا کے ملک اور دنیا کے املاک سے دل لگائے ہیں اور پھر اسی میں عمر بسر کر لیتے ہیں اور موت کو یاد نہیں رکھتے۔ ہر ایک امیر جو نماز نہیں پڑھتا اور خدا سے لاپرواہ ہے اُس کے تمام نوکروں چاکروں کا گناہ اس کی گردن پر ہے۔ ہر ایک امیر جو شراب پیتا ہے اُس کی گردن پر ان لوگوں کا بھی گناہ ہے جو اس کے ماتحت ہو کر شراب میں شریک ہیں۔ اے عقلمندو! یہ دنیا ہمیشہ کی جگہ نہیں تم سنبھل جاؤ۔ تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں بلکہ افیون، گانجا، چرس، بھنگ، تاڑی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کے لئے عادت کر لیا جاتا ہے وہ دماغ کو خراب کرتا اور آخر ہلاک کرتا ہے سو تم اس سے بچو۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تم کیوں ان چیزوں کو استعمال کرتے ہو جن کی شامت سے ہر ایک سال ہزارہا تمہارے جیسے نشہ کے عادی اس دنیا سے کوچ کرتے جاتے ہیں اور آخرت کا عذاب الگ ہے۔ پرہیز گار انسان بن جاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں اور تم خدا سے برکت پاؤ۔ حد سے زیادہ عیاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ بدخلق اور بے مہر ہونا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ خدا یا اس کے بندوں کی ہمدردی سے لاپرواہ ہونا لعنتی زندگی ہے۔ ہر ایک امیر خدا کے حقوق اور انسانوں کے حقوق سے ایسا ہی پوچھا جائے گا جیسا کہ ایک فقیر بلکہ اس سے زیادہ۔ پس کیا بدقسمت وہ شخص ہے جو اس مختصر زندگی پر بھروسہ کر کے بکلّی خدا سے منہ پھیر لیتا ہے اور خدا کے حرام کو ایسی بیباکی سے استعمال کرتا ہے کہ گویا وہ حرام اس کے لئے حلال ہے غصہ کی حالت میں دیوانوں کی طرح کسی کو گالی کسی کو زخمی اور کسی کو قتل کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور شہوات کے جوش میں بے حیائی کے طریقوں کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے سو وہ سچی خوشحالی کو نہیں پائے گا یہاں تک کہ مرے گا۔ اے عزیزو تم تھوڑے دنوں کے لئے دنیا میں آئے ہو اور وہ بھی بہت کچھ گزر چکی سو اپنے مولیٰ کو ناراض مت کرو ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کر سکتی ہے پس تم سوچ لو کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا۔ اور وہ خود تمہاری حفاظت کرے گا اور دشمن جو تمہاری جان کے درپے ہے تم پر قابو نہیں پائے گا ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہیں اور تم دشمنوں سے ڈر کر یا اَور آفات میں مبتلا ہو کر بیقراری سے زندگی بسر کرو گے اور تمہاری عمر کے آخری دن بڑے غم اور غصہ کے ساتھ گزریں گے خدا اُن لوگوں کی پناہ ہو جاتا ہے جو اُس کے ساتھ ہو جاتے ہیں سو خدا کی طرف آجاؤ اور ہر ایک مخالفت اُس کی چھوڑ دو اور اُس کے فرائض میں سستی نہ کرو اور اُس کے بندوں پر زبان سے یا ہاتھ سے ظلم مت کرو اور آسمانی قہر اور غضب سے ڈرتے رہو کہ یہی راہ نجات کی ہے۔...

عورتوں کو کچھ نصیحت

ہمارے اس زمانہ میں بعض خاص بدعات میں عورتیں بھی مبتلا ہیں وہ تعدّدِ نکاح کے مسئلہ کو نہایت بری نظر سے دیکھتی ہیں گویا اُس پر ایمان نہیں رکھتیں ان کو معلوم نہیں کہ خدا کی شریعت ہر ایک قسم کا علاج اپنے اندر رکھتی ہے پس اگر اسلام میں تعدد نکاح کا مسئلہ نہ ہوتا تو ایسی صورتیں کہ جو مردوں کے لئے نکاح ثانی کے لئے پیش آجاتی ہیں اس شریعت میں ان کا کوئی علاج نہ ہوتا۔ مثلاً اگر عورت دیوانہ ہو جائے یا مجذوم ہو جائے یا ہمیشہ کے لئے کسی ایسی بیماری میں گرفتار ہو جائے جو بیکار کر دیتی ہے یا اور کوئی ایسی صورت پیش آجائے کہ عورت قابل رحم ہو مگر بیکار ہو جاوے اور مرد بھی قابل رحم کہ وہ تجرد پر صبر نہ کر سکے تو ایسی صورت میں مرد کے قویٰ پر یہ ظلم ہے کہ اس کو نکاح ثانی کی اجازت نہ دی جاوے درحقیقت خدا کی شریعت نے انہیں امور پر نظر کر کے مردوں کے لئے یہ راہ کھلی رکھی ہے اور مجبوریوں کے وقت عورتوں کے لئے بھی راہ کھلی ہے کہ اگر مرد بیکار ہو جاوے تو حاکم کے ذریعہ سے خلع کرا لیں جو طلاق کے قائم مقام ہے خدا کی شریعت دوا فروش کی دوکان کی مانند ہے پس اگر دوکان ایسی نہیں ہے جس میں سے ہر ایک بیماری کی دوا مل سکتی ہے تو وہ دوکان چل نہیں سکتی پس غور کرو کہ کیا یہ سچ نہیں کہ بعض مشکلات مردوں کے لئے ایسی پیش آجاتی ہیں جن میں وہ نکاح ثانی کے لئے مضطر ہوتے ہیں۔ وہ شریعت کس کام کی جس میں کل مشکلات کا علاج نہ ہو۔ دیکھو انجیل میں طلاق کے مسئلہ کی بابت صرف زنا کی شرط تھی اور دوسرے صدہا طرح کے اسباب جو مرد اور عورت میں جانی دشمنی پیدا کر دیتے ہیں اُن کا کچھ ذکر نہ تھا اس لئے عیسائی قوم اس خامی کی برداشت نہ کر سکی اور آخر امریکہ میں ایک طلاق کا قانون پاس کرنا پڑا سو اب سوچو کہ اس قانون سے انجیل کدھر گئی اور اے عورتو فکر نہ کرو جو تمہیں کتاب ملی ہے وہ انجیل کی طرح انسانی تصرّف کی محتاج نہیں اور اُس کتاب میں جیسے مردوں کے حقوق محفوظ ہیں عورتوں کے حقوق بھی محفوظ ہیں اگر عورت مرد کے تعدّدِ ازدواج پر ناراض ہے تو وہ بذریعہ حاکم خلع کرا سکتی ہے۔ خدا کا یہ فرض تھا کہ مختلف صورتیں جو مسلمانوں میں پیش آنے والی تھیں اپنی شریعت میں ان کا ذکر کر دیتا تا شریعت ناقص نہ رہتی سو تم اے عورتو اپنے خاوندوں کے ان ارادوں کے وقت کہ وہ دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں خدا تعالیٰ کی شکایت مت کرو بلکہ تم دعا کرو کہ خدا تمہیں مصیبت اور ابتلا سے محفوظ رکھے بیشک وہ مرد سخت ظالم اور قابل مواخذہ ہے جو دو جورو ئیں کر کے انصاف نہیں کرتا مگر تم خود خدا کی نافرمانی کر کے موردِ قہرِ الٰہی مت بنو ہر ایک اپنے کام سے پوچھا جائے گا۔ اگر تم خدا تعالیٰ کی نظر میں نیک بنو تو تمہارا خاوند بھی نیک کیا جاوے گا اگرچہ شریعت نے مختلف مصالح کی وجہ سے تعدد ازدواج کو جائز قرار دیا ہے لیکن قضاو قدر کا قانون تمہارے لئے کھلا ہے اگر شریعت کا قانون تمہارے لئے قابل برداشت نہیں تو بذریعہ دعا قضاو قدر کے قانون سے فائدہ اُٹھاؤ کیونکہ قضاو قدر کا قانون شریعت کے قانون پر بھی غالب آجاتا ہے تقویٰ اختیار کرو دنیا سے اور اُس کی زینت سے بہت دل مت لگاؤ۔ قومی فخر مت کرو کسی عورت سے ٹھٹھا ہنسی مت کرو خاوندوں سے وہ تقاضے نہ کرو جو ان کی حیثیت سے باہر ہیں کوشش کرو کہ تا تم معصوم اور پاک دامن ہونے کی حالت میں قبروں میں داخل ہو خدا کے فرائض نماز زکوٰۃ وغیرہ میں سستی مت کرو اپنے خاوندوں کی دل و جان سے مطیع رہو بہت سا حصہ ان کی عزت کا تمہارے ہاتھ میں ہے سو تم اپنی اس ذمہ داری کو ایسی عمدگی سے ادا کرو کہ خدا کے نزدیک صالحات قانتات میں گنی جاؤ۔ اسراف نہ کرو اور خاوندوں کے مالوں کو بیجا طور پر خرچ نہ کرو، خیانت نہ کرو، چوری نہ کرو، گلہ نہ کرو، ایک عورت دوسری عورت یا مرد پر بہتان نہ لگاوے۔

خاتمہ

یہ تمام نصائح جو ہم لکھ چکے ہیں اِس غرض سے ہیں کہ تا ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے خوف میں ترقی کرے اور تا وہ اس لائق ہو جاویں کہ خدا کا غضب جو زمین پر بھڑک رہا ہے وہ ان تک نہ پہنچے اور تا ان طاعون کے دنوں میں وہ خاص طور پر بچائے جائیں سچی تقویٰ (آہ بہت ہی کم ہے سچی تقویٰ) خدا کو راضی کر دیتی ہے اور خدا نہ معمولی طور پر بلکہ نشان کے طور پر کامل متقی کو بلا سے بچاتا ہے ہر یک مکّار یا نادان متقی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے مگر متقی وہ ہے جو خدا کے نشان سے متقی ثابت ہو۔ ہر ایک کہہ سکتا ہے کہ میں خدا سے پیار کرتا ہوں۔ مگر خدا سے پیار وہ کرتا ہے جس کا پیار آسمانی گواہی سے ثابت ہو۔ اور ہر ایک کہتا ہے کہ میرا مذہب سچا ہے مگر سچا مذہب اس شخص کا ہے جس کو اسی دنیا میں نور ملتا ہے۔ اور ہر ایک کہتا ہے کہ مجھے نجات ملے گی مگر اس قول میں سچا وہ شخص ہے جو اسی دنیا میں نجات کے انوار دیکھتا ہے۔ سو تم کوشش کرو کہ خدا کے پیارے ہو جاؤ تا تم ہر ایک آفت سے بچائے جاؤ۔ کامل متقی طاعون سے بچایا جائے گا کیونکہ وہ خدا کی پناہ میں ہے سو تم کامل متقی بنو جو کچھ خدا نے طاعون کے بارے میں فرمایا تم سن چکے ہو وہ ایک غضب کی آگ ہے پس تم اپنے تئیں اُس آگ سے بچاؤ۔ جو شخص سچے طور پر میری پیروی کرتا ہے اور کوئی خیانت اُس کے اندر نہیں اور نہ کسل اور نہ غفلت ہے اور نہ نیکی کے ساتھ بدی کو جمع رکھتا ہے وہ بچایا جائے گا لیکن وہ جو اس راہ میں سست قدم سے چلتا ہے اور تقویٰ کے راہوں میں پورے طور پر قدم نہیں مارتا یا دنیا پر گرا ہوا ہے وہ اپنے تئیں امتحان میں ڈالتا ہے۔ ہر ایک پہلو سے خدا کی اطاعت کرو اور ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے اُس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے ....ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا چاہئے کہ زکوٰۃ دینے والا اِسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے اور اس راہ میں وہ روپیہ لگاوے اور بہرحال صدق دکھاوے تا فضل اور روح القدس کا انعام پاوے کیونکہ یہ انعام اُن لوگوں کے لئے تیار ہے جو اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جو روح القدس کی تجلّی ہوئی تھی وہ ہر ایک تجلّی سے بڑھ کر ہے۔ روح القدس کبھی کسی نبی پر کبوتر کی شکل پر ظاہر ہوا اور کبھی کسی نبی یا اَوتار پر گائے کی شکل پر ظاہر ہوا اور کسی پر کچھ یا مچھ کی شکل پر ظاہر ہوا اور انسان کی شکل کا وقت نہ آیا جب تک انسان کامل یعنی ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث نہ ہوا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو گئے تو روح القدس بھی آپ پر بوجہ کامل انسان ہونے کے انسان کی شکل پر ہی ظاہر ہوا اور چونکہ روح القدس کی قوی تجلّی تھی جس نے زمین سے لے کر آسمان کا اُفق بھر دیا تھا اس لئے قرآنی تعلیم شرک سے محفوظ رہی ..... اور یہ جو روح القدس پہلے اس سے پرندوں یا حیوانوں کی شکل پر ظاہر ہوتا رہا اس میں کیا نکتہ تھا سمجھنے والا خود سمجھ لے اور اس قدر ہم کہہ دیتے ہیں کہ یہ اِس بات کی طرف اشارہ تھا کہ ہمارے نبی صلعم کی انسانیت اس قدر زبردست ہے کہ روح القدس کو بھی انسانیت کی طرف کھینچ لائی پس تم ایسے برگزیدہ نبی کے تابع ہو کر کیوں ہمت ہارتے ہو تم اپنے وہ نمونے دکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق وصفا سے حیران ہو جائیں اور تم پر درود بھیجیں۔ تم ایک موت اختیار کرو تا تمہیں زندگی ملے اور تم نفسانی جوشوں سے اپنے اندر کو خالی کرو تا خدا اس میں اُترے۔ ایک طرف سے پختہ طور پر قطع کرو اور ایک طرف سے کامل تعلق پیدا کرو خدا تمہاری مدد کرے۔

اب میں ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ یہ تعلیم میری تمہارے لئے مفید ہو اور تمہارے اندر ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ زمین کے تم ستارے بن جاؤ اور زمین اُس نور سے روشن ہو جو تمہارے رب سے تمہیں ملے۔ آمین ثم آمین۔

(روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 70 تا 85)

عائشہ چوہدری۔ جرمنی

سورۃ الانعام اور الاعراف کا تعارف

از حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

سورۃ الانعام

یہ سورت مکی دور میں نازل ہوئی تھی۔ بسم اللہ سمیت اس کی ایک سو چھیاسٹھ آیات ہیں۔

گزشتہ سورت کی آخری آیت میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ تمام جہانوں اور جو کچھ بھی ان کے درمیان ہے ان کا مالک اللہ ہے اور اس سورت کے آغاز میں یہی ذکر اور زیادہ وضاحت اور شان کے ساتھ کیا گیا ہے یعنی تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا اور ان کی کنہ کو معلوم کرنے کی راہ میں کئی قسم کے اندھیرے حائل ہونے کے باوجود وہ نورِ فراست بھی عطا فرمایا جس کے ذریعہ وہ اندھیرے چھٹتے چلے جائیں گے۔ پس آج کی سائنسی ترقی نے زمین و آسمان کی پیدائش کے اندھیروں پر سے اس طریق پر پردہ اٹھایا ہے کہ ان کی کنہ اور مَافِیۡھَا کا زیادہ سے زیادہ علم انسان کو ہوتا چلا جارہا ہے اور ہر اندھیرا نور میں تبدیل ہو رہا ہے جس طرح آغاز میں آسمان کے اندھیروں کے دُور کئے جانے کا ذکر ملتا ہے اسی طرح خشکی اور سمندر کے اندھیروں کے نور میں تبدیل کئے جانے کا بھی اس میں ذکر ملتا ہے۔ اسی طرح آسمان سے انسانوں پر عذاب بھی نازل ہوتے ہیں جن کو ان کے باطن کے اندھیرے کھینچتے ہیں۔ اس مضمون کا اس سورت کی آیت نمبر 66 میں ذکر ملتا ہے۔

ایک تو سائنس دان ہیں جن پر زمین و آسمان کے اندھیرے ان کی جستجو کے نتیجہ میں روشن کئے جاتے ہیں اور ایک اللہ تعالیٰ کے وہ عظیم بندے ہیں، جیسے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام، جن کو اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کے ملکوت دکھا دیتا ہے اور آسمان سے ان پر نور برستا ہے جیسا کہ آیت 76 میں ذکر فرمایا گیا ہے۔

اس سورت میں مسلسل انبیاء کا اور ان پر کتابیں نازل ہونے اور نورِ ہدایت نازل ہونے کا ذکر چل رہا ہے۔

اسی سورت میں بند بیجوں اور گٹھلیوں کو پھاڑ کر ان کے اندھیروں میں سے زندگی کے لہلہاتے ہوئے پودے نکالنے کا ذکر بھی ہے۔ اسی طرح ستاروں کا ذکر ہے کہ کس طرح وہ خشکی اور تری کے اندھیروں کو دور کر کے مسافروں کی راہنمائی کا موجب بنتے ہیں۔

آیت 96 سے شروع ہونے والے رکوع میں ایک بہت ہی عظیم الشان آیت اس مضمون پر مشتمل ہے کہ سبزے سے ہر قسم کے تہ بہ تہ بیج پھوٹتے ہیں اور پھر ہر قسم کے ثمرات اُگتے ہیں۔ ان ثمرات کے پکنے کے نظام پر غور کرو۔ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان رکھتے ہیں، ان کے لئے اس میں بے شمار نشانات ہیں۔

سبزہ کلوروفل (CHLOROPHYLL) سے بنتا ہے جو اپنی ذات میں ایک عظیم نشان ہے جس میں سائنس دانوں کو کوئی بھی ارتقائی منازل دکھائی نہیں دیں۔ یہ ایک بہت ہی پیچیدہ کیمیاوی مادہ ہے جو ہر دوسرے کیمیاوی مادہ سے زیادہ پیچیدہ ہے اور زندگی کے آغاز پر ہی کلوروفل کی ضرورت پیش آتی ہے جس سے انسان پیدا ہوا۔ اُس وقت کلوروفل کن ارتقائی منازل سے گزر کر پیدا ہوا، یہ سوال ابھی تک لا ینحل ہے۔ اور خاص طور پر قابل توجہ امر یہ ہے کہ کلوروفل نور سے زندگی بناتا ہے اور آگ سے نہیں۔ وہی نور کا مضمون کہ اس نے زمین و آسمان میں کیا کیا انقلابات برپا کئے ہیں اس سورت کے آخر پر اپنے معراج کو پہنچ جاتا ہے۔

اس سورت میں مشرکین کے ایسے فرسودہ توہمات کا ذکر بھی ہے جن کا تعلق انعام یعنی مویشیوں سے ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے انسانی زندگی کے قیام کا ذریعہ بنایا مگر انہوں نے طرح طرح کی مشرکانہ رسومات کے ذریعہ مویشیوں کے بارہ میں تمام پُرحکمت باتوں کو ضائع کر دیا۔

اس سورت کے آخر پر نہ صرف مویشیوں کے تعلق میں حلال اور حرام کی وضاحت فرمائی گئی بلکہ اخلاقی حلال اور حرام سے تعلق رکھنے والی باتیں بھی سب بیان فرما دیں گویا جسمانی غذا کے حلال و حرام کے ساتھ روحانی حلال و حرام کا بھی ذکر فرما دیا اور والدین کے ساتھ احسان کی تعلیم دی جو اپنے بچوں کے لئے بہت تکلیف اٹھاتے ہیں۔

اس سورت کے آخر پر ایک ایسی آیت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے ربّ کے حضور کامل مطیع ہونے کا اس کمال کے ساتھ ذکر کرتی ہے کہ اس سے بہتر ذکر ممکن نہیں اور تمام دنیا کی الٰہی کتب میں اس مضمون کی کوئی آیت موجود نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اعلان کرنے کا ارشاد فرمایا گیا ہے کہ میری نمازیں اور میری سب قربانیاں یعنی صرف انعام کی قربانیاں نہیں بلکہ اپنے دلی جذبات کی قربانیاں اور میری زندگی اور میری موت خالصتہً اپنے اللہ کے لئے وقف ہو چکی ہیں۔

سورۃ الاعراف

یہ سورت سوائے چند آیات کے مکّہ میں نازل ہوئی تھی۔ بسم اللہ سمیت اس کی دو سو سات آیات ہیں۔

اس سے پہلے دو سورتوں یعنی سورۃ البقرہ اور سورۃ آل عمران کا آغاز مقطعاتِ قرآنی الٓمّٓ سے ہوا تھا۔ اس سورت میں الٓمّٓ پر صٓ کا اضافہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو مضامین پہلی سورتوں میں گزر چکے ہیں ان پر بعض اَور مضامین کا اضافہ ہونے والا ہے جو اللہ کے صادق ہونے سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس میں صٓ سے مراد صَادِقُ الْقَوْلِ بھی لیا جاتا ہے لیکن اس کی آیت نمبر 3 میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک کا ذکر صَدْر کے لفظ سے ملتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو الٓمّٓ سے شروع ہونے والی سورتوں کے مضامین اور ان کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے پر کامل شرح صدر حاصل تھا۔

اس سورت میں پہلی سورتوں سے ایک زائد مضمون یہ بیان ہوا ہے کہ صرف وہ لوگ ہی نہیں پوچھے جائیں گے جو انبیاء کا انکار کرتے ہیں بلکہ انبیاء بھی پوچھے جائیں گے کہ انہوں نے کس حد تک اپنی ذمہ داریوں کو ادا کیا۔

اس سورت میں آدمؑ کا پھر ذکر کیا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے اَمر سے پیدا کیا گیا اور جب اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی روح پھونکی تو پھر بنی نوع انسان کو اس کی اطاعت کا حکم دیا۔ یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ان معنوں میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور سب سے عظیم سجدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اور اسی نسبت سے تمام بنی نوع انسان کو آپؐ کی اطاعت کا حکم دیا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سجدہ کا ذکر گزشتہ سورت کے آخر پر ان الفاظ میں ملتا ہے قُلۡ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَنُسُکِیۡ وَمَحۡیَایَ وَمَمَاتِیۡ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ پس جس کا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے وقف ہو جائے اس کے حضور جھکنا کوئی شرک نہیں بلکہ اس کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہو گی۔

اس کے بعد اُس لباس کا ذکر ہے جو بظاہر پتّوں کی صورت میں آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اوڑھا تھا مگر اس سے مراد لِبَاسُ التَّقْوٰی کے سوا اور کوئی لباس نہیں تھا۔ اسی طرح بنی نوع انسان کو متنبّہ فرمایا گیا ہے کہ جس طرح ایک دفعہ شیطان نے آدمؑ کی قوم کو پھسلایا تھا وہ آج بھی اسی طرح انبیاء کی قوموں کو پھسلا رہا ہے۔ اور جنت سے نکلنے کا اصل مفہوم دائرۂ شریعت سے باہر نکلنے پر اطلاق پاتا ہے کیونکہ دائرۂ شریعت میں ہی جنت ہے اور اس سے باہر جہنم کے سوا کچھ نہیں۔ آج بھی قرآن کریم کے دائرۂ شریعت سے باہر نکلنے کے نتیجہ میں سارے بنی نوع انسان ہر قسم کے جسمانی اور روحانی جہنم میں مبتلا کر دیئے گئے ہیں۔ اسی مضمون کو کہ زینت اصل میں تقویٰ کی زینت ہے، اس آیت کریمہ میں بیان فرمایا گیا کہ مسجد میں جانے سے تمہیں کوئی زینت نہیں ملے گی جب تک کہ تم اپنی زینت یعنی تقویٰ کو ساتھ لے کر نہیں جاؤ گے۔

اس سورت میں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند ترین مقام کا ذکر ملتا ہے جو کسی اور نبی کو نصیب نہیں ہوا یعنی آپؐ اور آپؐ کے صحابہؓ کو اہل جنت کا ایسا عرفان نصیب تھا کہ وہ اپنی روحانی بلندیوں سے قیامت کے دن ہر روح کو پہچان لیں گے کہ یہ جنتی روح ہے یا جہنمی۔

اس کے بعد اس سورت میں گزشتہ کئی انبیاء کا ذکر ہے کہ وہ بھی اپنی قوموں کی راہنمائی کے لئے ہی بھیجے گئے تھے اور انہوں نے اپنی اپنی قوم کے لئے انتہائی قربانیاں دے کر ان کی ہدایت کے سامان کئے تھے لیکن ان تمام انبیاء سے بڑھ کر ہدایت کا سامان کرنے والے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے

اس کے بعد وضاحت سے اس بات کا ذکر فرما دیا گیا کہ گزشتہ انبیاء بھی بڑے بڑے روحانی مراتب پر فائز تھے مگر ان کا فیض محدود تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی عالمی فیض پہنچانے والا نہیں آیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب نبیوں کے سردار کے طور پر اس لئے چنا گیا کہ آپؐ سب دنیا کے لئے رحمت تھے یعنی مشرق و مغرب کے لئے بھی رحمت تھے اور عرب و عجم کے لئے بھی رحمت تھے۔ انسانوں کے لئے بھی رحمت تھے اور جانوروں کے لئے بھی رحمت تھے۔ اور یہ وہ امر ہے جس کا کثرت سے احادیث میں ذکر ملتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو قیامت برپا کی جانے والی تھی اس میں سے پہلی قیامت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں برپا ہو گئی جس کا ذکر اِقۡتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانۡشَقَّ الۡقَمَرُ میں ملتا ہے۔ اور دوسری قیامت آخَرِین کے زمانہ میں برپا ہونے والی تھی کہ وہ مردے جو زندہ کئے جانے کے بعد پھر مردہ بن گئے ان کو ازسرِنو زندہ کیا جانا تھا۔ اور پھر ایک وہ بھی قیامت ہے جو اَشۡرَارُالنَّاسِ پر آنی تھی۔ یہ تمام قیامتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے گہرا تعلق رکھتی ہیں۔

منصور احمد کاہلوں ۔آسٹریلیا

تعارف صحابہ کرامؓ

حضرت چوہدری علی محمد گوندلؓ۔چک 99 شمالی ضلع سرگودھا

حضرت چوہدری علی محمد صاحب گوندل 1883ء میں چوہدری نتھوخان کے ہاں کوٹ گوندل ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ پانچ بہن بھائی تھے۔ آپ کی بہنوں میں محترمہ روشن بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری حاکم علی سدھو، محترمہ فضل بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری حسین خان حجرہ، محترمہ رسول بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام محمد چیمہ تھیں اور بڑے بھائی حضرت چوہدری غلام محمد گوندل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے۔

آپ نے 1907ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر بیعت کی۔ اس موقع کے بارے میں آپ کی تفصیلی روایت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 29 جنوری 2010ء کے خطبہ میں بیان فرمائی ہے جو درج ذیل ہے۔

پھر حضرت چوہدری علی محمد صاحب گوندل چک 99 شمالی ضلع سرگودھا لکھتے ہیں کہ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی وفات سے سات دن پہلے (جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے) بہ ہمراہی مولوی غلام حسین والد مولوی محمد یار عارف چک 98شمالی اور دو اَور ہمراہی جن کے اب نام یاد نہیں، ہم چاروں بیعت کی غرض سے قادیان گئے۔ اس سے پہلے مَیں نے بذریعہ خط بیعت کی ہوئی تھی۔ ہم چاروں آپ کے مکان پر چلے گئے۔ آواز دینے پر آپ باہر تشریف لائے۔ مکان کے باہر دو چار پائیاں، ایک بڑی اور ایک چھوٹی پڑی ہوئی تھی۔ آپ نے ہماری طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ بڑی چارپائی پر بیٹھ جاؤ اور آپ چھوٹی چارپائی پر بیٹھ گئے۔ ہم چونکہ آگے پیروں سے ڈرے ہوئے تھے۔ ہم نیچے بیٹھنے لگے مگر آپ نے دوبارہ مجبوراً کہا کہ چارپائی پر بیٹھو۔ ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آخر ہمیں مجبوراً چار پائی پر بیٹھنا پڑا۔ اس سے آپ کے اخلاق حسنہ کا پتہ لگتا ہے کہ کس قدر وسیع القلب تھے، کہتے ہیں کہ مَیں چونکہ سب سے چھوٹا تھا اس لئے مَیں سب سے نچلی طرف بیٹھا مولوی غلام حسین جو حضرت مولوی محمد یار عارف صاحب کے والد تھے، مجھ سے بڑی عمر کے تھے اور خوب مولویانہ بالشت بھر چمکدار سیاہ داڑھی تھی اور بیٹھے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عین سامنے تھے۔ مَیں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مولوی غلام حسین صاحب پر اپنی نظر شفقت فرماویں گے مگر آپ نے میرے اس خیال کے برخلاف کیا اور آپ نے میرے ہی ہاتھ پر دست شفقت رکھا باقی ساتھیوں نے میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھے اور آپ نے ہماری بیعت لی۔ عین اس وقت جبکہ آپ نے اپنا دست مبارک میرے ہاتھ سے مَس کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ آپ کے ہاتھوں سے کوئی چیز بجلی کی طرح میرے تمام جسم میں سرایت کرگئی ہے۔ اس وقت آپ کا جلال اس قدر تھا کہ مَیں سمجھتا تھا کہ اس دنیا میں اس وقت آپ کی شان کا کوئی انسان نہیں ہے۔ اس وقت ہم نے آپ کو نبی سمجھ کر بیعت کی تھی۔ اس بات سے بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ کی نظر میں بڑوں کا ہی لحاظ نہ تھا بلکہ چھوٹوں پر بھی دست شفقت تھا۔ آپ کی وفات پر ہمارے چک میں بہت سے لوگوں نے ٹھوکر کھائی اور احمدیت سے منحرف ہونے لگے، مگر باوجود اَن پڑھ ہونے کے مجھ پر اللہ تعالیٰ کے فضل نے اور احمدیت کے جلال نے وہ اثر ڈالا ہوا تھا کہ مَیں نے کہا کہ اگر ساری دنیا بھی احمدیت چھوڑ جائے مگر میں احمدیت کو نہ چھوڑوں گا۔

حضرت چوہدری علی محمد گوندلؓ

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ (غیر مطبوعہ) جلد نمبر 1 صفحہ 70-69 روایت چوہدری علی محمد صاحب گوندل)

آپ نماز باجماعت کے بہت پابند تھے اور حتی المقدور سب نمازیں بیت الذکر میں جاکر ادا کرتے تھے۔ سب بچوں کو بھی نمازیں باجماعت ادا کرنے کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ بیت الذکر سے آپ کو اس قدر محبت تھی کہ اس دور میں جب سب مکانات کچے تھے اور بیت الذکر کی تعمیر بھی کچی تھی، آپ نے ریلوے کے کچھ کوارٹر جو نیلام ہوئے، نیلامی میں خریدے اور وہاں سے ملنے والی پختہ اینٹوں سے بیت الذکر کے بیرون پختہ اینٹیں لگوادیں جس سے بیت الذکر خوش نما اور مضبوط ہوگئی۔

جب انگریز سرکار کی طرف سے زمین الاٹ کی گئی آپ کے بڑے بھائی حضرت چوہدری غلام محمد صاحب کو دو مربع اراضی چک 99 شمالی میں الاٹ ہوئی تو اس خاندان نے کوٹ گوندل سے ہجرت کرکے سرگودھا کے اس گاؤں میں سکونت اختیار کرلی۔ آپ کے بڑے بھائی نے غیر معمولی ایثار کا مظاہرہ کرتے ہوئے آپ کو پیشکش کی کہ مجھے دو مربع اراضی ملی ہے اس میں سے آدھی یعنی ایک مربع آپ اپنے نام منتقل کرالیں لیکن آپ نے کہا کہ آپ کثیر العیال ہیں نیز اس زمین کے علاوہ اور کوئی ذریعہ آمد بھی آپ کا نہیں ہے اس لیے مجھے آدھی کی بجائے چوتھا حصہ دے دیں میں اس میں گزارہ کرلوں گا اور پھر یہی ہوا کہ آپ نے اپنی شبانہ روز محنت سے زمیندارہ میں خوب نام کمایا اور سرگودھا میں لگنے والی منڈی کے موقع پر آپ اکثر اعلیٰ درجہ کا گڑ اور شکر بنانے پر انعام حاصل کرتے رہے۔ زمیندارہ کے ساتھ ساتھ آپ کو اعلیٰ درجے کے مویشی پالنے کا بھی بہت شوق تھا، خاص طور پر دودھ دینے والی بھینسوں کو اولیت کا درجہ حاصل تھا۔

ملازمین سے حسن سلوک آپ کا امتیازی وصف تھا، ہر ملازم کو وہی خوراک ملتی جو آپ خود استعمال کرتے تھے سب کو کھانے کے علاوہ دودھ بھی دیا جاتا تھا۔ آپ کے اس سلوک کی وجہ سے ملازمین سالہاسال تک آپ کے ساتھ کام کرتے رہتے تھے۔

فن پہلوانی سے آپ کو عشق تھا، اس شعبہ میں آگے آنے والے نوجوانوں کی بہت قدر کرتے تھے اور ان کی حوصلہ افزائی فرماتے تھے۔ ایک پہلوان جو اپنے حالات کی وجہ سے دودھ پینے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے، ان کے گھر دودھ کے لیے بھینس بھیجی کہ آپ رکھ لیں لیکن اس بھینس نے وہاں دودھ دینا بند کردیا، پھر دوسری بھینس بھیجی تو اس نے بھی نئی جگہ پہ دودھ نہیں دیا، اس پر آپ کی طرف سے ایک جگ دودھ روزانہ اس پہلوان کے لیے بھجوایا جاتا رہا۔ آپ کے سارے بیٹے بھی شہ زور تھے، خاص طور پر آپ کے بڑے بیٹے بشیر احمد گوندل جو ملک خضر حیات ٹوانہ کی کبڈی ٹیم کے کپتان تھے اور ان سے چھوٹے بیٹے رفیق احمد جن کا سالہاسال تک کبڈی اور کشتی کے میدانوں میں ڈنکا بجتا رہا۔ آپ کے زہد اور تقویٰ کی وجہ سے علاقہ میں آپ کا بہت احترام تھا۔ اپنوں کے علاوہ سکھ برادری بھی آپ کو بہت عزت دیتی تھی۔ سکھوں میں مے خوری عام ہے لیکن آپ کو ایسا خداداد رعب عطا ہوا تھا کہ وہ ایسی کیفیت میں آپ کے سامنے نہیں آتے تھے بلکہ چھپنے کی کوشش کرتے تھے۔ تقسیم ہند کے وقت سکھ جب سامان چھوڑ کر جارہے تھے تو آپ نے اس سامان سے کچھ بھی لینا پسند نہیں کیا۔ آپ کے بڑے بیٹے بشیر احمد باڈر تک ان سکھوں کے ساتھ گئے اور باڈر پار کرا کے واپس آئے۔

بزرگانِ سلسلہ سے بہت پیار کا تعلق تھا، خاص طور پر حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ اور حضرت مولانا ابراہیم صاحب بقاپوریؓ سے برادرانہ تعلقات تھے۔ گھر میں ہر نوع کی نعماء کی فراوانی تھی، مہمانوں کی خوب خدمت کرتے تھے اور اس سلسلے میں آپ کی اہلیہ محترمہ فتح بی بی صاحبہ کا کردار بہت نمایاں تھا، آپ مہمانوں کی بہت کشادہ دلی کے ساتھ خدمت کرتی تھیں۔

1960ء میں آپ نے پنجاب والی زمین فروخت کرکے سندھ میں پتھورو کے قریب زمین خریدی اور گوٹھ احمدیہ کے نام سے گاؤں کی بنیاد رکھی جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج تک موجود ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے سات بیٹے اور چھ بیٹیاں عطا کیں جن کی آئندہ نسلیں دنیا کے کئی ممالک میں پھیلی ہوئی ہیں، آپ کی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا تادم تحریر حیات ہیں۔

مجھے آپ سے ذاتی تعلق اس حوالہ سے ہے کہ آپ میری والدہ مرحومہ کے ماموں تھے اور میری اہلیہ آپ کی نواسی ہیں۔ آپ کی وفات 26 مارچ 1971ء کو گوٹھ چوہدری سلطان احمد صاحب ضلع حیدرآباد میں ہوئی، جہاں آپ اپنی بیٹیوں کے پاس آئے ہوئے تھے، آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

کھینچے گئے کچھ ایسے کہ دنیا سے سو گئے
کچھ ایسا نور دیکھا کہ اس کے ہی ہوگئے

عاطف وقاص۔ ٹورنٹو کینیڈا

آؤ! اُردو سیکھیں

سبق نمبر 14

گزشتہ چند اسباق میں اردو زبان میں اعداد و شمار سے متعلق بحث کی گئی ہے۔ آج اسی سلسلے کو مزید آگے بڑھاتے ہیں۔ ہم نے گزشتہ اسباق میں دیکھا ہے کہ عدد سے اسم صفت کیسے بنتا ہے جیسے ایک سے پہلا اور دو سے دوسرا وغیرہ۔سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کا بنانے کا طریقہ کیا ہے تو یاد رکھیے کہ ایک، دو تین، چار اور چھ کے علاوہ باقی تمام اعداد کا اسم صفت ان اعداد کے آخر پہ 'واں' کا اضافہ کرنے سے بن جاتے ہیں۔ جیسے اگر ساٹھ 60 ہے تو ساٹھ واں اور اگر ہزار ہے 1000 تو ہزارواں ہوگا۔ اسی طرح پچپن ہے تو پچپنواں بن جائے گا

In English except one,two,three all other numbers become adjective by adding "th" in the end. For example, four 4 will become fourth or 4th and thousand will become thousandth or 1000th

امید ہے آپ کو سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

اردو میں جب گھڑی کا وقت یا اشیاء کی ناپ تول کر کے پیائش بتائی جاتی ہے اس وقت بھی کچھ خاص اصطلاحیں استعمال ہوتی ہیں۔ پہلے وقت یا گھڑی کی بات کرتے ہیں

Terminologies

سب سے پہلی اصطلاح ہے 'بجا' یعنی وقت پوچھنے کے لیے کہا جاتا ہے کہ کیا وقت ہوا ہے تو جواب میں کہا جاتا ہے پانچ 5 بج گئے ہیں۔ بجانا یا بجا ایک ورب(VERB) ہے یعنی فعل ہے اور اردو میں اسے ایک سے زائد کاموں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے

بجانا : جیسے گھنٹی بجانا، تالی بجانا، گانا بجانا (یعنی موسیقی کے ساتھ کچھ گانا)، دف بجانا، بگل بجانا وغیرہ

وقت بتانے کے سلسلے میں کہتے ہیں 1 بج گیا یا 12 بج گئے

In English two words are used for this "بجانا" purpose,play and strike.And Urdu word is basically striking or struck. However, in means playing "بجانا" music

سوا:اس کا مطلب ہے ایک پوری چیز جمع چوتھا حصہ یعنی ایک جمع ایک بٹا چار

مثالیں:ایک گھنٹہ 60 منٹ کا ہوتا ہے اور اس کو اگر چار برابر حصوں میں تقسیم کریں تو ہر حصہ 15 منٹ کا ہوگا اس لیے جب 1، 2، 3 بج کر 15 منٹ ہو جاتے ہیں تو اردو میں اسے سوا1، سوا3 یا سوا6 بھی کہا جاتا ہے۔ گنتی میں بھی، پیائش میں بھی یہ اصطلاح استعمال ہوتی ہے جیسے سوا پانچ سو کا مطلب ہوگا 525

اور سوا میٹر کا مطلب ہوگا ایک میٹر اور 25 سینٹی میٹر کیونکہ ایک میٹر کا چوتھا حصہ 25 سینٹی میٹر ہے

ڈیڑھ :

اس کا مطلب ہے ایک پوری چیز جمع اس کا نصف یہ اصطلاح صرف نمبر ایک کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اگر ایک بج کر 30 منٹ ہوئے ہیں تو کہ سکتے ہیں کہ ڈیڑھ بج گیا۔ اسی طرح اگر کسی کے پاس ایک ڈالر پچاس سینٹس ہیں تو کہ سکتے ہیں کہ میرے پاس ڈیڑھ ڈالر ہے یا ایک روپیہ اور پچاس پیسے ہیں تو کہ سکتے ہیں کہ ڈیڑھ روپیہ ہے۔

ڈھائی:

اس کا مطلب ہے دو پوری چیزیں جمع ایک کا نصف۔ جیسے اگر وقت کی بات کریں تو 2 بج کر 30 منٹ کے لیے اردو میں کہا جاتا ہے کہ ڈھائی بج گئے۔ پیسوں کے معاملے میں یا پیائش کی اکائیوں کے لیے بھی ڈھائی استعمال ہوتا ہے جیسے ڈھائی روپے کا مطلب ہے 2 روپے اور 50 پیسے۔

ڈھائی سو ڈالر کا مطلب ہوگا 250

ڈھائی انچ کا مطلب ہوگا 2 انچ اور مزید آدھا انچ وغیرہ

ساڑھے :

3 اور 3 سے زیادہ کے لیے وقت بتاتے وقت یہ اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔ جیسے اگر 3 بج کر 30 منٹ ہوئے ہیں تو کہا جائے گا کہ ساڑھے 3 بج گئے ہیں اور یہ طریقہ 3 سے لے کر 12 بجے تک استعمال ہوگا مگر 1 اور 2 کے لیے بالترتیب ڈیڑھ اور ڈھائی کی اصطلاح استعمال ہوگی ۔ والدین سے درخواست ہے کہ وہ گھڑی سامنے رکھ کر بچوں کو یہ اصطلاحیں سکھائیں جو اردو بولنے والے بآسانی استعمال کرتے ہیں مگر مغربی ممالک میں پیدا ہونے والے بچے ایسے موقعوں پر حیران پریشان نظر آتے ہیں۔

پونا یا پونے:

اس ک مطلب ہے کسی چیز کے تین حصے یعنی ایک حصہ کم ہونا جیسے 3/4

اس لفظ کا استعمال وقت بتانے میں ان مثالوں سے واضح ہوتا ہے۔

پونا 1 کا مطلب ہے 12 بج کر 45 منٹ

پونے 2 یعنی 1 بج کر 45 منٹ

یہاں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ایک چیز کے لیے پونا اور دو کے لیے پونے استعمال ہوتا ہے۔

عام بول چال میں بھی مثالیں موجود ہیں

پونا گلاس دودھ کا مطلب ہے 75 فیصد بھرا ہوا۔ پونا لیٹر کا مطلب ہوگا اندازاً 750 ملی لیٹر وغیرہ۔ کرنسی، گنتی اور پیائش میں بھی اس لفظ کا استعمال ہوتا ہے جیسے پونے 200 روپے کا مطلب ہوگا 175 روپے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دیندار آدمی دنیاداروں کی طرف رجوع کرنے میں اپنی ذلت اور توہین سمجھتا ہے۔ ایک صحابی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض تھے۔ اس وقت ایک بادشاہ نے اپنا سفیر اس کے پاس بھیجا اور چاہا کہ وہ اس کے پاس چلے آویں۔ صحابی نے اس خط کو لے کر تنور میں پھینک دیا اور رونا شروع کردیا کہ ایک طرف تو میری یہ حالت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہیں اور دوسری طرف میں یہاں تک گر گیا کہ ایک کافر میرے ایمان میں طمع کرنے لگا۔ مجھ سے ضرور کوئی سخت معصیت ہوئی ہے۔جس قدر زیادہ دینداری اور خداپرستی ہوگی۔ اسی قدر اہل دنیا سے نفرت پیدا ہوگی۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد 4 صفحہ 22 تا 23)

دیندار: دین کو ہر چیز پر اہمیت دینے والا

دنیاداروں: دنیا اور اس کے کاموں کو ہی سب کچھ سمجھنے والا

رجوع کرنا: دلچسپی لینا، سہارا یا مدد لینا

ذلت اور توہین: بے عزتی

تنور یا تندور: روٹی پکانے کا مٹی سے بنا ایک اوون

طمع کرنا: لالچ کرنا

معصیت : گناہ

دینداری: دین سے محبت

خداپرستی: خدا تعالیٰ سے محبت

اہلِ دنیا: دنیا کے لوگ؛ جو صرف دنیا سے محبت کرتے ہیں

آج کی دعا

زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى قَالَ زِدْنِىْ قَالَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ ۔۔۔ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ

(جامع ترمذی۔ أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ باب منه حدیث:3444)

ترجمہ :اللہ تجھے تقویٰ کا زادِ سفر دے۔۔۔ اللہ تمہارے گناہ معاف کردے۔۔۔ جہاں کہیں بھی تم رہو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے خیر (بھلائی کے کام) آسان کردے۔

یہ سید ومولیٰ مقدس الانبیاء، خیر البشر پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی الوداع کرنے کی دعا ہے۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بوقتِ الوداع یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر عرض کیا: اللہ کے رسول! میں سفر پر نکلنے کا ارادہ کر رہا ہوں، تو آپ مجھے کوئی توشہ دے دیجئے، آپ نے فرمایا: ‹اللہ تجھے تقویٰ کا زادِ سفر دے›، اس نے کہا: مزید اضافہ فرما دیجئے، آپ نے فرمایا: ‹اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے›، اس نے کہا: مزید کچھ اضافہ فرما دیجئے، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ‹، آپ نے فرمایا: ‹جہاں کہیں بھی تم رہو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے خیر (بھلائی کے کام) آسان کر دے۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

شاملین جلسہ سالانہ برطانیہ 2021ء کی آراء و تبصرے

☆مکرم رائے وارث علی کھرل۔ لیور پول، برطانیہ

جلسہ سے قبل خاکسار اور میری فیملی نے جلسہ کی دعوت کے لیے دعا کی۔ کہ اے اللہ! مجھے جلسہ میں شمولیت کا دعوت نامہ مل جائے تا میں اپنے پیارے حضور کو دو سال بعد دیکھ سکوں اور آپ کی اقتداء میں نماز ادا کر سکوں۔ اللہ تعالیٰ نے میری اور فیملی کی دعاؤں کو قبول کیا اور میں بھی ان خوش نصیب لوگوں میں شامل ہوگیا جن کو دعوت نامے مل چکے تھے۔ لیکن اب مسئلہ ٹرانسپورٹ کا تھا اور جو دوست لیور پول سے جلسہ میں شمولیت کے لیے جا رہے تھے ان میں کسی کے پاس گنجائش نہ تھی۔ تب میں نے ریل یا بس پر بکنگ کے لیے کوشش شروع کر دی اور دعا بھی کرتا رہا کہ مجھے شیخ عمیر احمد صاحب کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ جلسہ پر جا رہے ہیں۔ خاکسار نے جب ان سے رابطہ کیا تو مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ ان کے پاس ایک بندے کی جگہ بھی ہے اور انہوں نے از راہ شفقت مجھے اپنے ساتھ لے جانے کی حامی بھی بھر لی۔ تو میں نے اپنے پیارے اللہ کا شکر کیا۔ میری ڈیوٹی جلسہ گاہ میں مین انٹری پر تھی۔ میں نے جلسہ گاہ پہنچتے ہی ڈیوٹی سنبھال لی اور ارادہ کیا کہ روزانہ ایک دفعہ نماز باجماعت اپنے پیشوا کی اقتداء میں ادا کروں گا اور ایک خطاب بھی روزانہ پنڈال میں جا کر سنوں گا اور یوں حضور پُر نور کا دیدار بھی ہو جایا کرے گا۔ جلسہ کے اختتام پر جب میں نے اپنی بیگم کو بذریعہ فون جلسہ کی کامیابی پر مبارکباد دی تو مسز نے خیر مبارک کہہ کر کہا کہ اصل مبارک کے تو آپ مستحق ہیں جن کو جسمانی لحاظ سے شمولیت کی توفیق ملی ہے۔

یہ جلسہ میرے اندر روحانیت اور علم میں اضافہ کا موجب ہوا ہے۔ الحمد للہ

☆مکرم عامر محمود و مکرمہ قراۃ العین۔ شیفلیڈ، برطانیہ

گو جلسہ میں شمولیت کی اجازت ایک دن کے لیے تھی۔ باقی دو دن تو گھر میں ایم ٹی اے کے ذریعہ جلسہ میں شرکت کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے مورد بنے۔ ہم نے تیسرے دن جلسہ میں شمولیت کی۔ حضور کو دیکھنے کا اس قدر لوگوں میں اشتیاق تھا کہ تین بجے سہ پہر سے قبل ہی مارکی آدھی سے زیادہ پُر ہو چکی تھی۔ حضور جونہی اسٹیج پر جلوہ افروز ہوئے ہماری طبیعت سُرور سے بھر گئی۔ حضور پُر نور کا روحانی چہرہ دیکھ کر دو سال کی پیاس تو نہیں بجھی تاہم آپ کو دیکھ کر قلبی تسکین ملی۔

☆مکرمہ قراۃ العین نے بتایا کہ اس دفعہ جلسہ صرف ان معنوں میں لگ رہ تھا کہ کوئی مارکیٹ یا بازار نہیں۔ ہر بندہ صرف اور صرف جلسہ کے لیے آیا معلوم ہوتا تھا۔ لجنہ کی مارکی میں بھی pin drop silence تھی۔ تمام انتظامات بہت اچھے تھے۔ کنٹری مارکیٹ میں گاڑیاں کھڑی کرنی تھیں۔ خدام کو بہت مستعد پایا۔ کیچڑ کے باوجود زندگی جاری و ساری تھی۔ کنٹری مارکیٹ میں scanning ہوئی۔ چیکنگ کے مراحل طے ہوئے۔ کارڈ، دعوت نامے چیک ہو کر ہم ڈبل ڈیکر بس کے ذریعہ جلسہ گاہ پہنچے اور سیدھے مارکی میں داخل ہو گئے۔ کھانے کا معیار بھی بہت اچھا تھا۔ سروس بھی بہت اچھی تھی۔ تمام کارکنان مبارک باد کے مستحق ہیں اور ان کے لیے بے شمار دعائیں۔

☆مکرمہ سمیرا جاوید نے لندن سے جلسہ میں ایک دن کی شمولیت کے بعد ہماری نمائندہ کو بتایا کہ میں اپنے دو بچوں کو گھر میں ان کے دادا اور دادی جان کے پاس چھوڑ کر آئی تھی۔ مجھے بچوں کے بغیر اُداسی تو محسوس ہو رہی تھی لیکن بچوں کے بغیر حضور انور کا خطاب سننے کا مزہ ہی آ گیا۔ اس دفعہ pure جلسہ لگ رہا تھا۔ جو شاید اس سے قبل بے شمار جلسوں میں نہ آیا ہو۔

☆مکرمہ نمود سحر لندن سے لکھتی ہیں کہ

مجھے جلسہ کی دعوت نہ ملنے کی وجہ سے اُداسی بھی تھی، فکر بھی لاحق تھا اور دعا بھی کر رہی تھی کہ مجھے جلسہ میں شمولیت کا موقع مل جائے۔ اللہ تعالیٰ نے دعا یوں سنی کہ مرکزی کارکنان یا ان کی بیگمات کو تین تین دن کی دعوت تھی۔ انتظامیہ نے فیصلہ کیا کہ وہ ایک دن کے لیے حاضر ہوں اور جو جگہ خالی ہوئی اس میں مجھے حلقہ کی صدر لجنہ صاحبہ کی طرف سے پیغام ملا کہ میرے پاس ایک دعوت نامہ ہے۔ میں سب سے پہلے آپ سے پوچھ رہی ہوں اگر جانے کا ارادہ ہے تو دعوت نامہ آپ کو پہنچا دوں۔ ساتھ ہی کہا۔ جانے کی فکر نہ کرنا۔ ہماری گاڑی میں ایک جگہ ہے۔ مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی اور میں پھولے نہ سماتی تھی۔

خاکسار نے پہلے دن شدید بارش میں جلسہ میں شمولیت کی اور اپنی روحانی بیٹری کا چارج کر کے لوٹی۔ اس دفعہ جلسہ کی بہاریں ہی جدا تھیں۔ پیارے حضور کا دیدار باوجود خواہش کے تو نہ ہو سکا تاہم دو نمازیں آپ کی اقتداء میں سن کر طبیعت بہت مسرور ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

☆مکرم نصیر الدین ریجنل امیر یوکے

یہ جلسہ بہت مبارک جلسہ تھا۔ اس کا ایک ایک لمحہ Emotional اور Up lifting تھا۔ اس جلسہ نے ہمیں بہت جذباتی کر دیا جب ہم نے 18 ماہ بعد معائنہ کارکنان کی تقریب کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا مبارک چہرہ دیکھا اور آپ کی اقتداء میں ظہر و عصر کی نمازیں ادا کیں۔ اس روحانی محفل کے نتائج تو آئندہ نظر آئیں گے۔ یہ جلسہ میرے ایمان و ایقان میں ترقی کا باعث بنا ہے۔ ہم خوش نصیب ہیں جن کو دعوت نامے ملے اور ہم جلسہ میں شامل ہوئے۔

☆مکرم سعید الدین احمد نے گوڈل منگ لندن سے بتایا کہ ہماری ڈیوٹی کھانے کی مارکی میں تھی۔ جہاں اسپیکر، خطاب اور جلسہ سننے کے لیے موجود تھا۔ اس دفعہ الگ ہی رونق اور جذبہ شاملین میں دیکھنے کو ملا۔ اکثر دوستوں کا کہنا تھا کہ جلسہ بہت مختصر تھا مگر بہت مزہ آیا۔

☆مکرم راجہ برہان احمد۔ لندن سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے بطور ناظم تربیت جلسہ میں شمولیت کی۔ میں نے محسوس کیا کہ شاملین جلسہ ایک سال کے وقفہ کے بعد منعقد ہونے والے جلسہ پر جذباتی ہو رہے ہیں کہ ایک لمبے عرصہ کے بعد حضور انور کی امامت میں نماز پڑھنے کا موقع ملا۔ چونکہ اس جلسہ میں زیادہ تر نوجوان طبقہ یا صف دوم کے انصار شامل تھے۔ میں نے ان میں رقت کی کیفیت دیکھی اور ان کو نمازوں میں روتے دیکھا۔

یہ جلسہ انتظامی لحاظ سے ایک لمبے عرصہ تک یاد رہنے والا بن گیا اور تاریخ کا حصہ بھی۔ جس میں پیارے حضور نے خود بھی sops کی پابندی کی اور شاملین جلسہ سے بھی پابندی کروائی۔ جہاں کہیں بھی حضور نے sops پر عمل میں کمی محسوس کی وہاں فوراً توجہ دلا دی۔ ایک بات جس نے مجھے بہت متاثر کیا۔ جب حضور انور جلسہ کے پہلے روز یعنی جمعہ کو صبح فجر کی نماز پڑھانے کے لیے تشریف لائے۔ تکبیر ہونے کے بعد حضور نے انتظامیہ سے اسٹیج پر لگی movable اسکرین کو دیکھ کر فرمایا اس کو بند نہیں کرنا۔ انتظامیہ کو اسے بند کرنے میں دو اڑھائی منٹ تو لگ گئے۔ حضور اس وقت تک رکے رہے۔ اسکرین بند ہونے پر ہی نماز کا آغاز فرمایا۔ حضور کے اس فعل سے حضور کی شریعت کے چھوٹے سے چھوٹے حکم یا بات کا خیال رکھنے کا پتہ چلتا ہے کہ نماز کے سامنے کوئی تصویر نہ ہو۔ ایک دفعہ آنحضورؐ نے گھر میں نماز ادا کرتے وقت رنگ دار پردہ ہٹوا دیا جس پر تصاویر بنی ہوی تھیں جو نماز میں خلل انداز ہوتا تھا۔ (بخاری کتاب الصلوہ) نیز حضور انور نے کرسیوں پر نماز پڑھنے والوں کو مخاطب ہو کر فرمایا۔ آرام طلب نہ بنیں۔ نماز کو کھڑا ہو کر ہی ادا کریں اور جلسہ کے وقت بے شک بیٹھ جائیں۔

☆مکرم محمد ادریس شاہد آف فرانس نے ایم ٹی اے پر جلسہ سُن کر اپنی رائے اور جذبات کا اظہار یوں کیا۔

کہنے کو تو امسال کا جلسہ سالانہ یوکے تک محدود رکھا گیا اور وہاں بھی بہت احتیاطی پابندیوں میں کامیاب ہو کر جلسہ گاہ میں حاضر ہونے والوں کی تعداد دس ہزار کے قریب تھی۔ لیکن ہمارے خدا کی رحمتیں تو لامحدود ہیں سو اپنے پیارے مولیٰ کی رحمت کی وسعتوں کے بے شمار نظارے اس جلسہ سالانہ پر نظر آئے اور وہ جلسہ گاہ جس میں داخلہ پر بہت سی احتیاطی تدابیر کا گھیراؤ تھا اس جلسہ گاہ کو ہمارے مولیٰ نے پورے گلوب پر پھیلا دیا۔ چنانچہ اپنوں اور غیروں سب نے دیکھا کہ اس جلسہ میں حدیقۃ المہدی میں حاضر ہونے والے چند ہزار افراد کے ساتھ ساتھ یورپ کے دیگر متعدد مقامات پر اور پھر افریقہ، آسٹریلیا، امریکہ، ایشیا سب براعظموں تک یہ جلسہ گاہ پھیل گئی کہیں دن ہے، کہیں رات، کہیں صبح اور کہیں شام۔ دنیا کی وسعتوں میں پائے جانے والے دیوانے اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت کی غرض سے مستعد بیٹھے نظر آئے وہ خوش تھے کہ covid19 کی وجوہات کے باوجود اللہ کا شکر ہے کہ آج ہم اپنے محبوب آقا کے سامنے بیٹھے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذلک حمداً کثیراً۔

1984ء میں جنرل ضیاء الحق نے جماعت کا، خلیفہ وقت سے تعلق قطع کرنے کی کوشش کی۔ ان ملعون کوششوں کا جماعت کے لیے تو MTA کی شکل میں رحمت کا نشان ظاہر ہوا۔ پوری دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت کو اپنے محبوب امام کی مزید قربت مل گئی۔

جب میری ڈیوٹی بورکینا فاسو میں تھی وہاں موجود ایک عظیم سلطنت کے ایک کارندے کے ساتھ چائے پر دوستانہ ملاقات کے دوران وہ صاحب کہنے لگے کہ ہماری نظریں سب سے زیادہ آپ کی جماعت پر ہیں اور ہمیں آپ کی جماعت سے بہت خطرہ ہے۔ میں نے عرض کیا آپ کا واسطہ تو ایٹمی طاقتوں سے ہے ہماری جماعت کے پاس تو کوئی ایٹم نہیں ہے بلکہ اگر کسی احمدی کے گھر کوئی چوہا نکل آئے تو شائد اُن کو اُس چوہے کے مارنے کے لیے کوئی سونٹا بھی نہ ملے۔

انہوں نے فرمایا کہ بات یہ نہیں بات یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جب آپ کے خلیفہ خطاب فرماتے ہیں تو ساری دنیا میں وہ خطاب سنا جاتا ہے۔ امریکہ، افریقہ، یورپ، ایشیا اور یہاں تک کے اگر کوئی احمدی کسی جنگل میں بیٹھا ہے تو اس نے بھی اپنے پاس ٹی وی اور اینٹینا لگا رکھا ہے اور پھر بات صرف سننے تک نہیں بلکہ اگر امام وقت یہ اظہار فرماویں کہ ہم نے فلاں کام شروع کرنا ہے وہ اُس کام کے لیے چندہ کی تحریک نہ بھی کریں تو اگلے جمعہ آ کر اُن کو کہنا پڑتا ہے کہ بس بس ہمیں تو جس قدر رقم کی ضرورت تھی اُس سے زائد جمع ہو گئی ہے۔

خدا کی قدرت سے اس جلسہ پر عطا ہونے والے نئے نظام نے تو پوری دنیا میں پھیلے پروانوں کو شمع نور کے مزید قریب کر دیا۔ خدا نے سچ فرمایا تھا کہ قیام خلافت کے ساتھ تمکنت دین حاصل ہو گی اور سب غم دور ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان نعماء ربانی کو سنبھالنے اور اپنی اولادوں کو آنے والے وقت کی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لیے تیاری کی توفیق دے۔ آمین۔

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ایڈیٹر کے نام خطوط

- ڈاکٹر نصیر احمد طاہر۔ نیو پورٹ یو کے سے تحریر کرتے ہیں۔

روزنامہ الفضل 5 اگست 2021ء، میں ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور طب'' قسط نمبر 3 شائع ہوا پہلی دو اقساط بھی بہت بہت مفید اور معلوماتی تھیں، یہ تیسری قسط بھی بہت معلوماتی اور بابرکت الفاظ پہ مشتمل ہے، ہم سب کو خدا تعالیٰ اور حکمت کا تعلق سمجھ کر اس پہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یہاں مجھے ایک اقتباس پڑھ کر بہت دعا نکلتی ہے، کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں، علم پہ ناز کی بجائے عاجزی اور دعا کے ساتھ اللہ تعالی پہ توکل کا طریق سمجھایا ہے گویا اصل حکمت ماتحت خدا تعالی ہے۔

فرماتے ہیں:

''یہ سب ظنّی باتیں ہیں۔ علاج وہی ہے جو خدا تعالےٰ اندر ہی اندر کر دیتا ہے جو ڈاکٹر کہتا ہے کہ یہ علاج یقینی ہے وہ اپنے مرتبہ اور حیثیت سے آگے بڑھ کر قدم رکھتا ہے۔ بقراط نے لکھا ہے کہ میرے پاس ایک دفعہ ایک بیمار آیا۔ میں نے بعد دیکھنے حالات کے حکم لگایا کہ یہ ایک ہفتہ بعد مرجائے گا۔ تیس سال کے بعد میں نے اس کو زندہ پایا۔

بعض ادویہ کو بعض طبائع کے ساتھ مناسبت ہوتی ہے۔ اسی بیماری میں ایک کے واسطے ایک دوا مفید پڑتی ہے اور دوسرے کے واسطے ضرر رساں ہوتی ہے۔ جب بُرے دن ہوں تو مرض سمجھ میں نہیں آتا۔ اور اگر مرض سمجھ میں آجائے تو پھر علاج نہیں سُوجھتا۔ اسی واسطے مسلمان جب ان علوم کے وارث ہوئے تو انہوں نے ہر امر میں ایک بات بڑھائی۔ نبض دیکھنے کے وقت سُبۡحٰنَکَ لَا عِلۡمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمۡتَنَا کہنا شروع کیا اور نسخہ لکھنے کے وقت ھُوَالشَّافِیۡ لکھنا شروع کیا۔''

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 383)

- پھر آپ ایک خط میں لکھتے ہیں۔

12، اگست کے الفضل آن لائن کے اداریہ میں مدیر صاحب نے اپنے پہلے سے شائع شدہ، ''لوہے کے قلم'' کے تسلسل میں، سورۃ ص کی آیت 46 یعنی اُولِی الۡاَیۡدِیۡ وَالۡاَبۡصَارِ سے جو استنباط کیا ہے۔ بہت اعلیٰ پائے کا استدلال ہے۔ ایک یاددھانی ہے۔ ایک ترغیب ہے جو دراصل نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی امت کیلئے بدرجہ اتم مقدر کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے جہاد کو لوہے کی تلوار کی بجائے لوہے کے قلم کے ساتھ بدل کر 'اسلام' دین کامل کی تشہیر کرے اور موثر ترین کر دے۔

چنانچہ آپؑ نے لوہے کے قلم سے براہین احمدیہ لکھنے کا عظیم الشان علمی جہاد شروع کیا۔ جو بہت سی معرکہ آراء تصانیف سے اسلام کی فتح عظیم کا اعلیٰ سبب بنا۔

یہ سلسلہ خلفاء کرامؓ، علماء کرام سے چلتا ہوا حبل المتین نیک روحوں کے مقدر بھی چلا آرہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''... قلم کو روکنا نہیں چاہیے۔ نبیوں کو خدا تعالیٰ نے اِسی لئے اُولوالۡاَیۡدِیۡ وَالۡاَبۡصَارِ ہے کیونکہ وہ ہاتھوں سے کام لیتے ہیں۔ پس چاہیے کہ تمہارے ہاتھ اور قلم نہ رُکیں اس سے ثواب ہوتا ہے۔ جہاں تک بیان اور لسان سے کام لے سکو لیے جاؤ اور جو جو باتیں تائید دین کے لئے سمجھ میں آتی جاویں انہیں پیش کئے جاؤ وہ کسی نہ کسی کو فائدہ پہنچائیں گی''

(ملفوظات جلد ششم صفحہ 328 ایڈیشن 1984ء)

اور سورۃ قلم آیت: 2، نٓ وَالۡقَلَمِ وَمَا یَسۡطُرُوۡنَ۔ ن۔ قسم ہے قلم کی اور اس کی جو وہ لکھتے ہیں۔ بھی اسی زمانہ میں بدرجہ اتم پورا ہونے کی قرآنی پیشگوئی ہے، اگرچہ قلم نے ہی قرآن لکھا، اور بہت کچھ لکھا گیا۔

مجھے لگتا ہے مدیر الفضل آن لائن کا یہ استدلال اور بھی کئی مضامین کا پیش خیمہ بنے گا، بلکہ اور لکھنے والے ہاتھوں کو ترغیب دے گا، کہ قلم رکنے نہ پائیں۔ جزاکم اللہ خیرا.

☆☆☆

کونوا مع الصادقین

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:۔

''ہزاروں خطوط میرے پاس آتے ہیں جن میں ظاہری بیماریوں کے ہاتھ سے نالاں لوگوں نے جو جو اضطراب ظاہر کیا ہے میں اسے دیکھتا ہوں لیکن مجھے حیرانی ہوتی ہے کہ وہ ظاہری بیماریوں کے لئے تو اس قدر گھبراہٹ ظاہر کرتے ہیں مگر باطنی اور اندرونی بیماریوں کے لئے انہیں کوئی تڑپ نہیں۔ باطنی بیماریاں کیا ہوتی ہیں؟ یہی بدظنی، منصوبہ بازی، تکبر، دوسرے کی تحقیر، غیبت اور اس قسم کی بدذاتیاں اور شرارتیں، شرک، ماموروں کا انکار وغیرہ۔ ان امراض کا وہ کچھ بھی فکر نہیں کرتے اور معالج کی تلاش انہیں نہیں ہوتی۔ میں جب ان بیماریوں کے خطوط پڑھتا ہوں تو حیرت ہوتی ہے کہ کیوں یہ اپنے روحانی امراض کا فکر نہیں کرتے۔''

(خطبات نور جلد 1 خطبہ نمبر 20 صفحہ 231)

چھوٹی مگر سبق آموز بات

لباس تقویٰ

بے شک رب کی عطاء کردہ نعمتوں کو شکر کے ساتھ استعمال کرنا اور حسب توفیق اچھا لباس پہننا اوڑھنا ایک واجب اور مستحسن امر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لباسوں میں سے بہترین لباس ''لباس تقویٰ'' ہے۔ اعلیٰ لباس اندرونی عیوب کو چھپا کر ظاہری خوبصورتی کو اجاگر کرتا ہے اور تقویٰ دل کی اندرونی خوبصورتی کا نام ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ دنیا میں کتنی عورتیں ہیں جو ظاہری لباس کے لحاظ سے بہت خوش پوش ہیں مگر قیامت کے دن جب یہ لباس کام نہ آئیں گے اور صرف تقویٰ کی ضرورت ہو گی تو وہ اس لباس سے عاری ہوں گی۔

(بخاری)

مرسلہ: ناصرہ احمد، کینیڈا

طلوع وغروب آفتاب

26 اگست 2021ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	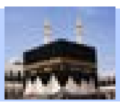	04:44	18:42
مدینہ منورہ	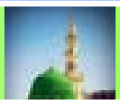	04:40	18:46
قادیان	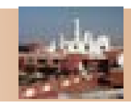	04:35	19:00
ربوہ		04:15	18:40
اسلام آباد ٹلفورڈ		04:37	20:02